مدیر کے نام

رئیس احمد نعمانی ،علی گڑھ، بھارت

رسول کریمؐ نے ایک بار فرمایا تھا کہ میں راگ راگنی کو مٹانے کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ مگر آج کل نعت خوانی کے ساتھ موسیقی بھی دھڑا دھڑ چل رہی ہے۔ نعت کو گانے کے انداز اور سنگیت کے ساتھ پڑھنا دونوں باتیں ذکرِ رسولؐ کے ادب کے خلاف اور نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہیں۔ اسی طرح نعت خوانی کے مقابلوں میں تالیاں بجانے کا رجحان بھی سامنے آیا ہے۔ یہ حرکتیں شانِ رسولؐ میں بے ادبی کے سوا کچھ نہیں!

قاضی عبدالقادر ،کراچی

اس ماہ کے سرورق پر بہت رنگینی چھائی ہوئی ہے، یہاں تک کہ ترجمان القرآن کے نقطے تک مختلف رنگوں کے ہیں۔ اللہ! اللہ! ترجمان کی پیدایش ۱۹۳۲ء کی ہے اور اب اسّی (۸۰) کے پیٹے میں ہے۔ جوانی تو سادگی سے گزری، اب اس عمر میں یہ بھڑکیلے لباس کچھ اچھے نہیں معلوم ہوتے۔ اس شمارے کی جان ''سوشلزم نمبر پر سید موذودی کا تبصرہ ۱۹۶۸ء'' ہے۔ بہت عرصے کے بعد سید صاحب کی اس طرح کی تحریر پڑھنے کو ملی۔ اس کے دو جملے تو یوں سمجھیں کہ قیامت ہی ڈھا گئے: ۱- آپ کی محنت قابلِ داد اور طباعت کے معاملے میں شدید تساہل قابلِ فریاد ہے۔ ۲- اشاعت کے لیے دیتے وقت پورے مضمون کی تصحیح کر دیجیے، مگر تصحیح اپنے قلمِ خاص سے کرنے کے بجائے کسی صاف نویس سے کرائیے تاکہ کاتب غریب فتنے میں نہ پڑے۔

عبدالقدیر سلیم ، کراچی

پروفیسر خورشید احمد کے 'اشارات' (ستمبر ۲۰۱۲ء) محض اداریہ نہیں بلکہ پاکستان کی موجودہ سیاسی مقتدرہ اور امریکا کے تعلقات (افسوس ناک) پر ایک تحقیقی رپورٹ ہیں۔ اسی طرح انصار عباسی صاحب نے میڈیا کی برہنگی کا جس طرح پردہ چاک کیا ہے، اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کاش! ہمارے علما اور ہماری مقتدرہ اس کا نوٹس لے۔

پروفیسر نیاز عرفان ،اسلام آباد

آنسہ عائشہ نصرت کا لکھا ہوا مضمون بعنوان ''پردہ قید نہیں، آزادی ہے'' (ستمبر ۲۰۱۲ء) ایک منفرد، مدلل اور اس موضوع پر اب تک شائع ہونے والی تحریروں میں سب سے مؤثر تحریر ہے۔ ایک نوعمر خاتون کے قلم سے انگریزی زبان میں لکھے جانے والے مضمون کا امریکا کے معروف روزنامے نیویارک ٹائمز میں جگہ پانا جس کے اداراتی عملے سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ پردے کے حق میں ایک مشرقی لڑکی کی انگریزی میں